جومسئلہ سمجھ میں نہ آئے وہ کسی مستند و ماہر مفتی سے معلوم کرلیں۔۔ (ابوزبیر)

آپ کے مسائل اور اس کے جوابات (31)

از مفتی محمد صاحب

دارالافتاء، جامعۃ الرشید، احسن آباد، کراچی

مضامین:

☆ دینی کتابوں کا مطالعہ کرنے کا حکم

☆ کیسا شخص دینی کتاب تصنیف کرسکتا ہے؟

☆ ایصالِ ثواب کا حکم اور طریقہ

☆ شیو یا غیر شرعی بال بنانے اور اُن کی اُجرت لینے کا حکم

☆ تقدیر اور کسبِ معاش ☆ راستوں میں پڑے اخبار اُٹھانے کا حکم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دینی کتابوں کا مطالعہ کرنے کا حکم:

سوال: کیا دینی کتابوں کا مطالعہ بھی دین کی خدمت ہے، تفصیل سے بتا دیجئے؟ (شاہ فضل الرحمٰن ۔ کوئٹہ)

جواب: دین کا اتنا علم حاصل کرنا جس کی روشنی میں ایک مسلمان اپنی روزمرہ کی زندگی شریعت کے احکام کے مطابق گزار سکے ہر مسلمان کے ذمہ فرض ہے۔اس لیے اس قدر علم کے حصول کے لیے دینی کتب کا مطالعہ کرنا، اس کی قدرت نہ ہو تو علماء سے زبانی معلوم کرنا تو ہر مسلمان کا فریضہ ہے اور اگر کوئی دینی کتب پڑھ کر ان سے اس نیت سے دینی معلومات حاصل کرتا ہے کہ ان پر خود بھی عمل کرے اور آگے دوسروں کو بھی پہنچائے تو بلاشبہ یہ دین کی خدمت بھی ہے۔

کیسا شخص دینی کتاب تصنیف کرسکتا ہے؟

سوال: کیا غیر عالم آدمی بھی دینی کتابوں کی تصنیف کرسکتا ہے اور دینی کتابوں کی تصنیف کے لیے کن علوم اور کن شرائط کی ضرورت ہے اور دینی کتابوں کو تصنیف کر کے کیسے اہمیت والا اور مستند و معتبر بنایا جاسکتا ہے؟ تفصیل سے بتائیں۔ (شاہ فضل الرحمٰن ۔ کوئٹہ)

جواب: ہر علم و فن کی طرح دینی اُمور کے بارہ میں کتاب لکھنے کے لیے بھی دینی علوم میں مہارت ہونا لازم ہے، اگر غیر عالم دین کے بارہ میں کتاب لکھے گا تو امکان ہے کہ وہ غلط سلط باتیں لکھے گا جن کو پڑھ کر لوگ گمراہ ہوں گے۔ باقی مہارت کا کیا معیار ہے؟ اس کے لیے کوئی لگا بندھا معیار طے نہیں کیا جاسکتا، بس جس عالم کی متعلقہ علم میں مہارت معروف ہو، جس کی علامت یہ ہے کہ اس علم میں دوسرے علماء اس

کی بات پر اعتماد کرتے ہوں تو وہ اس علم میں تصنیف کرسکتا ہے۔

ایصالِ ثواب کا حکم اور طریقہ:

سوال: ایصال ثواب کی تفصیل قرآن وحدیث کی روشنی میں سمجھائیں۔ میرے والدین اور دوسرے اقربا اس دنیا فانی سے کوچ کر گئے ہیں، ان کو کیسے ایصال ثواب کروں؟ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کیا طریقہ بتایا اور اس کا مرنے والوں پر کیا اثر پڑتا ہے اور ان کو کیا اخروی فائدہ (بشمول مغفرت، بلندی درجات، تقرب الی اللہ، عذاب قبر سے معافی) ہوتا ہے؟ بہت ہی شکر گزار ہوں گا۔

(ایک سائل ۔ لاہور)

جواب: مردوں کو ایصالِ ثواب جائز ہے اور اس کا مردوں کو فائدہ بھی پہنچتا ہے، مگر ایصالِ ثواب کیلئے طریقہ درست اختیار کرنا ضروری ہے، شرعاً ایصالِ ثواب کا درست طریقہ یہ ہے کہ انفرادی طور پر بدنی عبادات نماز، روزہ، تلاوت، ذکر اذکار وغیرہ کیے جائیں یا خفیہ طور پر مالی عبادات مثلاً صدقہ، خیرات، نفلی حج وعمرہ وغیرہ کیے جائیں اور ان کا ثواب میت کو پہنچایا جائے۔ زندوں کی دعاء سے بھی مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے، یہ فائدہ رفع درجات یا مغفرت کسی بھی صورت میں ہوسکتا ہے۔ البتہ مذکورہ طریقوں کے علاوہ نمود ونمائش اور غیر مشروع اجتماعات کے اہتمام کے ساتھ ایصالِ ثواب کے جو طریقے ہمارے معاشرہ میں رائج ہیں اُن کے مطابق ایصالِ ثواب سے مردوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ بلکہ اُلٹا کرنے والوں کو گناہ ہوتا ہے، کیونکہ یہ طریقے اکثر بدعت اور ناجائز ہیں۔

شیو یا غیر شرعی بال بنانے اور اُن کی اُجرت لینے کا حکم:

سوال: جو حمام والے شیو بناتے اور غیر شرعی بال کاٹتے ہیں ان کی کمائی حلال ہے یا حرام؟ اگر حرام ہے تو معقول وجہ تفصیل سے بتائیں تا کہ جو لوگ عرصہ دراز سے یہ کام کر رہے ہیں ان کو سمجھنے سمجھانے میں

آسانی ہو۔ کیونکہ بعض لوگ یہ کہہ کر بات ختم کر دیتے ہیں کہ بعض مولوی حلال کہتے ہیں اور بعض حرام، ہم کس کی مانیں؟

ہم کو اللہ تعالیٰ نے اس بات کا مکلّف بنایا ہے کہ ہم اپنے علاقے کے ایسے حمام والوں کو خواہ ہم انہیں جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں، یہ بات بتائیں کہ آپ جو کام کر رہے ہیں وہ غیر شرعی ہے، جبکہ یہاں علماء اس معاملے میں بالکل خاموش ہیں۔ رہنمائی فرمائیں آپ کی بہت مہربانی ہوگی، اللہ تعالیٰ آپ کو اجرِ عظیم دے۔ (ایک سائل)

جواب: ناجائز کام کرنا یا اس پر مزدوری لینا جائز نہیں، شیو بنانا یا غیر شرعی بال کاٹنا بھی ناجائز کام ہیں، لہٰذا اُن پر لی ہوئی مزدوری حرام ہے، مستند علماء میں سے کوئی اس کو حلال نہیں کہتا، اگر کوئی اس کے جواز کا قول کرتا ہے تو وہ ناواقف ہے، اس کی بات کا کوئی اعتبار نہیں۔

باقی ناجائز کام سے کسی کو روکنے کے شرعاً مختلف درجات ہیں۔ عوام کے لیے عام حالات میں صرف دل وزبان سے کسی منکر کو منکر سمجھنا اور کہنا اور نرمی ومحبت سے کسی شخص کو اس سے روکنا جائز ہے، اس سے زیادہ برائی کو ہاتھ سے یا زور زبردستی کے ساتھ روکنا حکومت کا کام ہے۔ اس لیے مسئولہ صورت میں آپ غیر شرعی کام میں مبتلا حمام والوں کو نرمی سے مسئلہ سمجھا کر صرف زبانی ترغیب دے سکتے ہیں، اس سے زیادہ زور زبردستی کا آپ کو حق نہیں۔

تقدیر اور کسبِ معاش:

سوال: قرآن پاک کی ایک آیت کا ترجمہ ہے: ”آپ ان سے کہہ دیجئے میں نے آپ کے ہر معاملے میں فیصلے کر دیے ہیں اب ان میں کوئی کمی بیشی نہیں کر سکتا چاہے وہ نفع کے ہوں یا نقصان کے۔“ یہ آیت اس وقت کسی خاص موقع کے لیے تھی یا قیامت تک کے فیصلوں کے لیے ہم اس آیت کو سامنے رکھ سکتے ہیں، مثلاً ہمارے رکشے کا نمبر آ جائے اور نماز کا وقت ہو جائے تو یہ آیت سامنے رکھ کر نماز کے لیے چلے

جائیں کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے جو مقدر میں ہے مل جائے گا۔ مگر یہاں ایک اور بات بھی ذہن میں آتی ہے کہ جو پھیرا ہمارا 100 کا لگے گا وہ 100 کا ہی لگے گا چاہے ہم نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں، ہاں یہ ہے کہ ان پیسوں میں برکت آجائے گی۔ جناب مفتی صاحب اس آیت کو سامنے رکھ کر میں کہتا ہوں کہ اے اللہ میں نے دل و جان سے تسلیم کرلیا کہ کوئی کمی وبیشی نہیں کرسکتا آپ کے فیصلوں میں، مگر اللہ تعالیٰ آپ تو کر سکتے ہیں، آپ میرے کسی معاملے میں نقصان والی بات ہے تو اس کو نفع میں تبدیل کر دیں، اس طرح کے الفاظ کہنا شرعاً کوئی حرج تو نہیں؟ مفتی صاحب بات لمبی ہوگئی معافی چاہتا ہوں، آپ سے رہنمائی نہ لوں تو کہاں جاؤں؟ (ایک سائل)

جواب: واضح رہے کہ رزق حلال طلب کرنا ہر مسلمان کا شرعی فریضہ ہے، مگر دیگر شرعی فرائض کی ادائیگی کے بعد، اس لیے طلبِ معاش کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی یا شریعت کے احکام کی بجا آوری میں کسی طرح کی کوتاہی کرنا جائز نہیں، اگر دینی فرائض کی ادائیگی کی وجہ سے دنیوی طور پر بظاہر کچھ نقصان بھی ہو تو یہ درحقیقت نقصان نہیں ہوتا، کیونکہ ایسی صورت میں اللہ تعالیٰ کم روزی میں برکت ڈال دیتے ہیں اور اس کم روزی سے بھی اتنے کام ہو جاتے ہیں جو نافرمانی کے ساتھ کمائی گئی زیادہ روزی سے نہیں ہوتے۔

اس کے برعکس اگر دینی فرائض وواجبات میں کوتاہی کر کے کسی انسان کو بظاہر زیادہ روزی بھی مل جائے تو وہ درحقیقت زیادہ نہیں ہوتی، کیونکہ اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے کی وجہ سے ایسی روزی بے برکت ہوتی ہے، اور اس سے کم روزی جتنے کام بھی نہیں ہو پاتے۔ اس لیے انسان کو طلبِ معاش کے لیے کبھی بھی دینی فرائض وواجبات میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے۔

ہاں دیگر شرعی فرائض وواجبات کی ادائیگی سے سبکدوش ہونے کے بعد محض اس بناء پر کسبِ معاش میں سستی کرنا غلط ہے کہ جو مقدر میں ہوگا مل جائے گا۔

کیونکہ ہر انسان کو شریعت نے اس کی ترغیب دی ہے کہ وہ رزقِ حلال طلب کرنے کے اسباب اختیار کرے۔قرآن پاک میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿ فإذا قضيتم الصلوة فانتشروا فی الأرض وابتغوا من فضل اللہ﴾ جب تم (جمعہ کی) نماز ادا کرلو تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا رزق تلاش کرو۔ بلکہ ایک حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسبِ معاش کے لیے اسباب اختیار کرنے کی اتنی ترغیب دی ہے کہ فرمایا:

”إن قامت الساعة وفي يد أحدكم فسيلة فاستطاع أن لا تقوم حتى يغرسها، فليغرسها فله بذلك أجرٌ.“ (رواه البخاري في الأدب المفرد وأحمد)

یعنی اگر قیامت اس حالت میں قائم ہو کہ تم میں سے کسی کے ہاتھ میں کھجور کا ایک پودا ہو تو اگر اسے اس بات کی استطاعت ہو کہ قیامِ قیامت سے پہلے وہ اس پودے کو زمین میں لگا سکے تو اسے وہ لگا دینا چاہیے کیونکہ اس کا اسے اجر ملے گا۔“

اس لیے ایک تو شریعت کی ان ترغیبات کی روشنی میں انسان کو طلبِ معاش کی جائز کوشش میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے، کیونکہ اگر انسان شریعت کے حکم پر عمل اور اپنے ذمہ واجب مالی حقوق کی ادائیگی کی نیت سے رزقِ حلال طلب کرنے میں کوشش کرتا ہے، تو گو اس کی کوشش دنیوی لحاظ سے بارآور نہ ہو اخروی لحاظ سے اسے اپنی کوشش کا اجر ملتا ہے۔

دوسرے اس لیے بھی تقدیر پر سہارا کرکے فارغ بیٹھ جانا درست نہیں کہ کبھی انسان کی تقدیر ہی میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ مثلاً فلاں انسان اگر طلب معاش کے لیے فلاں سبب اختیار کرے گا، یا مثلاً دعا یا نیک اعمال کرے گا تو اسے مثلاً روزی یا کوئی اور نعمت ملے گی ورنہ نہیں۔ اس لیے ایسی صورت میں اگر انسان ان امور میں کوتاہی کرتا ہے تو وہ روزی یا اس خاص نعمت سے محروم ہو جاتا ہے، مگر ظاہر ہے کہ اس کی یہ محرومی تقدیر کی وجہ سے نہیں ہوتی، بلکہ اپنی طرف سے محنت اور کوشش میں کوتاہی کا نتیجہ ہوتی ہے۔

ان اُمور کی روشنی میں آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر نماز کے وقت آپ کے رکشے کی باری آئے اور آپ کو اس بات کا اندیشہ ہو کہ گاڑی لے جانے کی صورت میں نماز با جماعت رہ جائے گی اور دوسری جگہ بھی جماعت ملنے کی امید نہ ہو، تو آپ جماعت سے نماز پڑھ لیا کریں اور اس کی فکر نہ کریں کہ اس کی وجہ سے دیہاڑی میں کمی ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ چاہیں تو نماز کی وجہ سے اس کم دیہاڑی میں برکت ڈال دیں گے یا دوسرے وقت میں زیادہ کمائی کا انتظام فرما دیں گے۔ ہاں اگر آپ کو اس کی اُمید ہو کہ دوسری جگہ جماعت مل جائے گی تو ایسی صورت میں آپ اپنی باری ضائع نہ کریں، باقی یہ خیال ٹھیک نہیں کہ ''جو پھیرا سو کا لگے گا وہ سو کا ہی لگے گا، ہم نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں'' کیونکہ نماز چھوڑ کر جو سو روپے کمائے جائیں گے اس میں بے برکتی ہوگی۔ آپ نے جو دعا لکھی ہے وہ مانگنے میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔

راستوں میں پڑے اخبار اُٹھانے کا حکم:

سوال: راستے میں آتے جاتے اخبار پڑے ہوتے ہیں، ان میں تقریباً ہر اخبار میں اللہ تعالیٰ کا مقدس نام ہوتا ہے تو کیا کوئی اخبار نہ اٹھانے میں گناہ ہوگا یا نہیں؟ اٹھانے میں ثواب تو ہے یہ آپ سے سنا ہے۔ امید ہے جلد رہنمائی فرمائیں گے۔ (ایک سائل)

جواب: ایسے اخباروں کو اٹھانا جہاں تک بس میں ہو بہتر ہے، البتہ چونکہ ایسے سب اخباروں کو ہر وقت اٹھانا انسان کے بس میں نہیں ہوتا، اس لیے یہ واجب نہیں، لہٰذا نہ اٹھانے پر کوئی گناہ نہیں۔ اس کا گناہ راستے میں پھینکنے والوں کو ہوگا۔

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]